2267 ـ فراغت جیسی مشکل سے نپٹنے کا اسلامی حل

سوال

فراغت جیسی مشکل سے نپٹنے کا اسلامی حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

فارغ وقت کی اسلامی تعریف کسی ایسے وقت کے وجود کو قبول ہی نہیں کرتی جس میں انسان کسی بھی حکم یا مفید کام سے آزاد و فارغ ہو، اور ا سکا وقت بیکار چلا جائے، کچھ حقوق تو ایسے ہیں جن کا تعلق اللہ سے ہے، اور کچھ حقوق بندوں سے متعلق ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے.

ان سب حقوق کو شرعی طور پر ادا کرنے کے لیے مسلمان شخص کے سامنے کئی ایك خیر و بہتری کے راستے ہیں، جن کی نہ تو کوئی شروط مقرر کی گئی ہیں، اور نہ ہی انہیں تنگ وقت میں محصور کیا گیا ہے، اور اس پر چلنے کا اجروثواب بہت زیادہ ہے.

دین اسلام نے فرائض کے بعد فارغ اوقات کو نافع اور مفید کام کر کے گزارنے پر ابھارا ہے، جو انسان کے بیدار ہونے سے لیکر اس کی نیند تك میں اللہ تعالی کی راہ کی طرف چلنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اور وہ اس طرح کوئی وقت فارغ ہی نہیں پاتا جس کو پر کرنے کے لیے اسے شکایت کا موقع ملے، اور اسے وقت گزاری کے لیے اپنی طاقت ضائع کرے یا اصل منہج سے ہی ہٹ جائے.

اور ا سکا معنی یہ نہیں کہ مخلوق انسانی کو ختم اور ہلاك کیا جائے ....

دین اسلام جس کے اہداف میں انسان کو اچھی اور پاکیزوں چیزوں سے نفع حاصل کرنے، اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ لینے کی دعوت دیتا، کبھی بھی اس کے اہداف میں یہ شامل نہیں.

سارا مشغلہ یہی نہیں کہ طاقت کو فنا یا ضائع کر دیا جائے، کیونکہ کچھ تو اس میں سے عبادت کے لیے چاہیے، اور کچھ دل میں اللہ کی یاد کے لیے، اور کچھ دوپہر کے وقت آرام کے لیے، اور کچھ رات کے وقت اہل و عیال اور

دوستوں كے ساتھ اچھی اور بہتر بات چيت كے ليے، اور كچھ وقت آپس ميں ايك دوسرے كو ملنے اور زيارت كرنے كے ليے، اور كچھ لطيف قسم كى كھيل كود اور ہنسى مذاق كے ليے، اور دوسرى سيرو تفريح كے ليے.

ليكن اہم چيز يہ ہے كہ انسان كى زندگى ميں كوئى ايسا فارغ وقت نہيں جس ميں كچھ نہ كچھ كرتا نہ ہو، يا پھر ايسى فراغت جس ميں وہ شر و فساد اور خرابى ميں مشغول ہوتا ہے، اور جب دين اسلام نے جاہليت كى عادات اور رسم و رواج اور تہوار و تقريبات،اور جاہليت كى زندگى كے طور و اطوار كو ختم كيا، تو كو فارغ نہيں رہنے ديا كہ مسلمان شخص اسے پر كرنے اور بھرنے ميں حيران و پريشان، يا پھر وہ پھر وہ غير شعورى طور پر ان اوقات كو كسى غير مفيد كام سے پر كريں.

بلكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اسى وقت ان مسلمانوں كے ليے دوسرى عادات و اطور، اور تہوار و موسم، اور زندگى كے طريقہ مقرر كر ديے جن سے اس فراغت كو پر كيا جا سكتا ہے، وہ ۔ دور جاہليت ميں ۔ شراب و جوئے كى مجالس ميں اكٹھے ہوتے، يا پھر بتوں كى عبادت كرتے، يا گمراہ قسم كے اشعار پڑھتے جو انسانى ہدف كى تعبير نہيں كرتے تھے.

تو اللہ سبحانہ و تعالى نے انہيں اپنى عبادت پر جمع كيا كہ وہ باجماعت نماز ادا كريں، اور اكٹھے ہو كر قرآن مجيد پڑھيں پڑھائيں، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى احاديث و راہنمائى كا علم حاصل كريں، اور آپس ميں ايك دوسرے كى زيارت كريں، اور وہ ۔ اس سے قبل ۔ اپنے تہوار عيد ميں فساد و خرابياں كرتے تھے، تو دين اسلام نے اس تہوار كو ختم كر دے اس كے بدلے ميں مسلمانوں كو اس سے بھى بہتر اور عظيم و پاك صاف، اور اچھے اور بلند اہداف والى دو عيديں عطا فرمائيں.

اور جب ابتدائى دور ميں دين اسلام نے مشركين جو اسلام نہيں لائے تھے ان سے قطع تعلقى، اور مشرك رشتہ داروں سے تعلق منقطع كر ديا، تو اس فراغ تكو مومنوں كے مابين دوستى و ولايت سے مكمل كيا، اور اسے رشتہ دارى كى جگہ بنا ديا، تو يہ فراغت حقيقتا پر ہو گئى، اور ان كى حس ميں يہ خونى رشتہ كے برابر ہو گئى، حتى كہ مدينہ ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انصار اور مہاجرين كے مابين جو بھائى چارہ قائم كيا تھا وہ اس حد تك پہنچ گيا كہ انصار مہاجرين كے ساتھ اپنى ہر چيز تقسيم كرنے لگے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جنھوں نے اس گھر ميں (يعنى مدينہ) اور ايمان ميں ان سے پہلے جگہ بنالى، وہ اپنى طرف ہجرت كر كے آنے والوں سے محبت كرتے ہيں، اور مہاجرين كو جو كچھ دے ديا جائے اس سے وہ اپنے دلوں ميں كوئى تنگى نہيں

رکھتے، بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں، گو انہیں خود کتنی ہی سخت حاجت و ضرورت ہی کیوں نہ ہو، بات یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل کے سے بچایا گیا وہی کامیاب و کامران ہے الحشر (9).

حتی کہ یہ اخوت و بھائی چارہ تو وراثت میں شراکت کی حد تك جا پہنچا، ت واس طرح مومن اپنے نفس میں تو فراغت پاتا ہی نہیں...

محمد قطب، منہج التربية الاسلامية (1 / 206).

اور اس طرح اسلامی زندگی میں تو یہ مشکل پائی ہی نہیں جاتی!! اور اللہ تعالی کے ذکر سے آباد دل میں تو فراغت کا پایا جانا ہی ممکن نہیں ہے، اور نہ ہی ایسی روح میں جو اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول ہو، وہ تو فرائض کے بعد ذکر و دعا، اور نفلی عبادات میں مشغول رہتی ہے.

وہ حفظ قرآن اور اس کی تلاوت جیسی عبادت کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنے میں مشغول رہتا ہے.

اور اپنے مومن دوست و احباب کی ملاقات و زیارت، اور جان پہچان والے دوست و احباب میں سے بیماروں کی بیمار پرسی میں مشغول رہتی ہے.

اور پھر صاف وقت میں بیوی بچوں اور مومن احباب کے ساتھ کسی بھی جگہ مشغول رہتا ہے.

ماخوذ از کتاب: قضايا اللهو و الترفية تاليف مادون رشيد (63).

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .